



## سوال

(89) میت کا ساتواں یا چالیسواں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان فوت ہوا جس کے بہت سے بچے ہیں اور اس نے ان کے لیے مال بھی بہت چھوڑا ہے تو کیا وہ اس کی طرف سے ساتویں یا چالیسویں دن روٹی اور گوشت وغیرہ کی دعوت کر سکتے ہیں تاکہ اس کے ایصالِ ثواب کے لیے مسلمانوں کو جمع کر کے کھانا کھلا دیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے صدقہ کرنا درست ہے۔ فقرا و مساکین کو کھانا کھلانا، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور مسلمانوں کی عزت افزائی کرنا بلاشبہ نیکی کے وہ کام ہیں جن کی شریعت نے ترغیب دی ہے لیکن میت کے لیے اس کی وفات کے دن یا کسی معین مثلاً ساتویں یا چالیسویں دن بکری یا گائے یا اونٹ یا پرندوں وغیرہ کو ذبح کر کے دعوت کا اہتمام کرنا بدعت ہے۔ اسی طرح میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے لیے بھی کسی دن یا رات کو معین کرنا مثلاً جمعرات کا دن، جمعہ کا دن یا جمعہ کی رات وغیرہ تو یہ بدعت ہے۔ سلف صالح میں اس طرح کا کوئی رواج نہ تھا، لہذا اس قسم کی بدعتوں کو ترک کر دینا واجب ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(من احدث فی امرنا بما لیس منہ فمرد) (صحیح البخاری، الصلح باب اذا صلحوا علی صلح جور الخ: 2697)

”جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(ایکم و محدثات المور فان کل محدثہ بدعتہ و کل بدعتہ ضلالتہ) (سنن ابی داؤد السنۃ باب فی لزوم السنۃ: 4607 واصلہ فی صحیح مسلم)

”اپنے آپ کو (دین میں) نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچاؤ، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 88

محدث فتویٰ